باب 7 نصاب
(Curriculum)

عام زندگی میں ہم کام کرنے سے پہلے اس کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، مثلاً کھیلنے سے پہلے آپ کھیل کے میدان کے بارے میں، کھلاڑیوں کے بارے میں کہ کون کون کھیلے گا؟ کھیل کب شروع ہوگا؟ اس کا اختتام کب ہوگا؟ کون سا کھلاڑی کس پوزیشن پر کھیلے گا؟ وغیرہ کے بارے میں منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اسی طرح علم کو طلبا تک منتقل کرنے کے لیے بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے کہ کون سی جماعت کے طالب علم کو کیا پڑھایا جائے گا؟ پڑھانے کا دورانیہ کتنا ہوگا؟ پڑھانے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ کون کون سی ذہنی صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا کی جائیں گی؟ یہ تمام باتیں نصاب کے زمرے میں آتی ہیں۔ مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ساری آموزش جو مدرسہ کی منصوبہ بندی کے تحت حاصل ہو خواہ وہ انفرادی شکل میں ہو یا گروہی شکل میں، خواہ مدرسہ کے اندر ہو یا مدرسے کے باہر نصاب کا حصہ ہوتی ہے، اگر بچوں کو مدرسے سے باہر تعلیمی سلسلے میں سکول کی انتظامیہ کی نگرانی میں لے جایا جائے تو وہ بھی نصاب کا حصہ کہلائے گا۔ اسی طرح مدرسے میں دوران سال مختلف سرگرمیاں کرائی جاتی ہیں، مثلاً کھیل، تقاریر، تعلیمی سیر وغیرہ یہ سب نصاب کا حصہ ہوتی ہیں۔

نصاب میں ہر وہ شے شامل ہے جو مدرسہ، طلبہ اور اساتذہ سرانجام دیتے ہیں۔ نصاب اس بات کی نشاندہی بھی کرتا ہے کہ تدریس کے نتیجے میں طلبہ کو کس درجہ کا تعلم حاصل ہوگا۔ مدرسہ ایک چھوٹا سا معاشرہ ہے جو سماجی اقدار کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرتا ہے۔ نصاب دراصل ایک معاشرتی گروہ کا پروگرام ہے جو مدرسے میں بچوں کے تعلیمی تجربات کی نشاندہی کرتا ہے۔ جس طرح آپ جب تک کھیل کی باقاعدہ منصوبہ بندی نہ کرلیں اس وقت تک آپ جیت نہیں سکتے، اسی طرح اگر علم حاصل کرنے کی باقاعدہ منصوبہ بندی نہ کی جائے تو جن مقاصد کے لیے علم دیا جا رہا ہو وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

مدرسے کے پیشِ نظر دو بنیادی چیزیں ہوتی ہیں۔ طالب علم کی شخصیت کی ہمہ پہلو ترقی اور معاشرے کی اجتماعی ضروریات کی تکمیل۔ یہ مقاصد صرف کتاب پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتے۔ مدرسے کو درسی کتب کے علاوہ بھی مختلف اقسام کی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا پڑتا ہے جو کتابوں سے حاصل کردہ علم کو عملی شکل دے سکیں اور اسے طلبہ کی شخصیت کا جزو بنا دیں۔ نیز طلبہ کے اخلاق و عمل کو صحیح علم کے معیار کے مطابق تشکیل دے سکیں اور اسے طلبہ کی شخصیت کا جزو بنا دیں۔

مدرسہ کی سرگرمیاں صرف عمارت مدرسہ کی حدود تک ہی محدود نہیں رہتیں بلکہ کھیل کے میدان، صنعتی منصوبے، قدرتی مناظر اور دیگر معاشرتی تقریبات بھی اس میں شامل ہیں اور یہ سب نصاب کا حصہ ہیں۔ اس لحاظ سے وہ تمام سرگرمیاں جو سکول کی زیرِ نگرانی سکول کے اندر ہوں یا سکول کے باہر، کھیل کے میدان میں ہوں یا کسی دوسرے مقام پر، سب نصاب کا حصہ ہیں۔

ماہرین تعلیم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آئندہ کے لیے طلبہ کو کس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہوگی اور موجودہ نظام میں سے کن کن غیر ضروری باتوں کو خارج کرنا ہوگا اور کن عوامل کو بروئے کار لا کر ایسے تربیت یافتہ افراد پیدا کیے جا سکتے ہیں جو جدید معاشرے کے ہر

شعبہ زندگی کی تعمیر و ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ان مقاصد کے حصول کا انحصار اسی عمل پر ہے کہ جدید تقاضوں کے مطابق نصاب تیار کیا جائے۔

نظام تعلیم کے قیام کے سلسلے میں نصاب کو اساسی حیثیت حاصل ہے اگر نصاب نہ ہو تو تمام تعلیمی عوامل، مثلاً اساتذہ، طلبا، عمارت، فرنیچر اور دیگر تعلیمی ساز و سامان سب بے مقصد اور بے کار ہو جاتے ہیں۔ نصاب ہی کی مدد سے طلبہ اور معاشرے کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ تعلیمی مقاصد کی تکمیل نصاب ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔

دُنیا کے مختلف ممالک میں معاشروں کی نوعیت الگ الگ ہے۔ جن کا اپنا فلسفہ حیات ہے۔ ان کی سیاست، مذہب اور ثقافت الگ الگ ہیں۔ یہاں تک کہ رسومات، روایات اور اخلاقی اقدار الگ الگ ہیں۔ ہر معاشرہ اپنی خصوصیات اپنی آئندہ نسلوں کو نہ صرف منتقل کرنا چاہتا ہے بلکہ دیگر ترقی یافتہ معاشروں کے شانہ بشانہ برق رفتاری سے ترقی کی منازل طے کرنے کا خواہشمند بھی ہوتا ہے۔ ان خواہشات کی تکمیل تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔ تعلیمی انتظامیات معاشرہ فراہم کرتا ہے اور تعلیمی مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے نصاب سازی کی جاتی ہے۔

نصاب کے بغیر تعلیم کا تصور ہی اُدھورا رہ جاتا ہے کیونکہ اگر تعلیمی عمل سے نصاب کو خارج کر دیا جائے تو پورا تعلیمی ڈھانچہ ہی منہدم ہو جاتا ہے۔ نصاب نہ صرف طلبہ میں علوم کا فہم پیدا کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعے طلبہ کی ذہنی، معاشرتی، جذباتی اور جسمانی ترقی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

نصاب تعلیمی مقاصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اس لیے نصاب سازی میں ان تمام عوامل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے جو اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں عمرانی اور نفسیاتی عوامل دونوں انتہائی اہم ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر نصاب اچھا ہوگا تو یقیناً اس کے اثرات بچے کی شخصیت پر خوشگوار ہوں گے۔ غیر معیاری نصاب بچے کی مجموعی نشو و نما کے لیے مضر بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہماری درج ذیل تعریف ان تمام عوامل و عناصر کا احاطہ کرتی ہے۔

نصاب کی تعریف (Definition of Curriculum)

اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ:

''نصاب ان تمام سرگرمیوں، تجربات، مہارتوں، رجحانات، علوم اور تحقیقات پر مشتمل ہوتا ہے جو مدرسے کے زیر اہتمام بچوں کی ذہنی، اخلاقی، سماجی، روحانی اور معاشرتی کردار اور سیرت کی تعمیر کرتے ہیں''۔

نصاب کے اجزا (Elements of Curriculum)

نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں اور تجربات شامل ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول اور طلبہ کی تعمیر و تربیت کے لیے سکول کے زیر اہتمام سکول کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ وقوع پذیر ہوں۔ نصاب کی اس وسعت کے حوالے سے ماہرین تعلیم نے نصاب کے درجِ ذیل چار اجزائے ترکیبی بیان کیے ہیں۔

1- مقاصدِ نصاب
2- تدریسی مواد
3- تدریسی حکمتِ عملی
4- جائزہ

1- مقاصدِ نصاب (Objectives of Curriculum)

جس طرح عمارت نقشے کے بغیر نہیں بن سکتی اسی طرح نصاب کی عمارت بھی مقاصد کے واضح تعین کے بغیر تعمیر نہیں ہو سکتی، اگر محنت، ذہانت اور بصیرت سے قابلِ عمل مقاصد کی تیاری ہو جائے تو نصاب کے باقی مراحل کامیابی سے طے ہو جاتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد کا تعین حکومت اپنی قومی پالیسیوں کے ذریعے کرتی ہے۔ جس قسم کا معاشرہ اور اس کی اقدار ہوں گی اس قسم کے مقاصدِ تعلیم ہوں گے اور انہی کے پیشِ نظر نصاب سازی کی جائے گی، مثلاً ایک صنعتی معاشرے اور زرعی معاشرے کے مقاصدِ تعلیم میں واضح فرق ہوتا ہے۔ کسی صنعتی معاشرے کی ضروریات کے تحت تیار شدہ نصاب زرعی معاشرہ کے لیے سودمند ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زرعی معاشرہ کا نصاب صنعتی معاشرے کے لیے بے کار ہو گا۔ بعض اوقات حالات بھی تعلیمی مقاصد کو متاثر کرتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ نصاب سازی کے وقت اس امر کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

مقاصد کو پیشِ نظر رکھ کر دیگر اجزا یعنی تدریسی مواد، اساتذہ، مدرسہ کی عمارت، کتب کی فراہمی اور تجربہ گاہوں کے سامان کا انتظام کیا جاتا ہے۔ تدریسی مواد کی حیثیت ایک شاہراہ کی ہے۔ جس پر طالب علم چل کر منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

تعلیمی مقاصد کو مدِنظر رکھ کر مضامین یا تجربات کا چناؤ کیا جاتا ہے کہ کس جماعت میں کون سے مضامین پڑھائے جانے چاہئیں یا طلبہ کو کن تجربات سے گزرنا چاہیے۔ پھر مضامین کے علیحدہ علیحدہ مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔

تعلیم میں اصل شے مقاصد ہوتے ہیں اور تدریس محض مقاصد کے حصول کی ایک کوشش ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ معاشرہ میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ مقاصد میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور مقاصد کی تبدیلیاں مضامین میں تبدیلیوں کا باعث بنتی ہیں۔

2- تدریسی مواد (Teaching Material)

تعلیمی مقاصد کی روشنی میں مضامین کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ کس جماعت میں کون سے مضامین پڑھائے جائیں گے؟ ان مضامین کا دورانیہ کتنا ہو گا؟ کون سا مضمون کس کلاس کے لیے ضروری ہے؟ یعنی مضامین کو ان کی افادیت، ضرورت اور دلچسپی کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔

مضامین کی روشنی میں تدریسی مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ تدریسی مواد سے علم، مہارتیں اور رویوں میں کس طرح تبدیلیاں لانا مقصود ہیں۔

تدریسی مواد کے انتخاب کی روشنی میں درسی کتب کی تیاری کی جاتی ہے اور یہ انتخاب مقاصد اور بچوں کے ذہنی معیار کے مطابق ہوتا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں علم تیزی سے بڑھ رہا ہے اور معلومات میں شدت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے پیشِ نظر ماہرین کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ علوم کے ذخیرہ میں کون سے اجزا نصاب میں شامل کریں اور کن اجزا کو نظر انداز کر دیں۔ ویسے بھی کسی جماعت کے لیے کسی مضمون میں اس مضمون کا تمام مواد شامل نہیں کیا جا سکتا اس لیے ضروری ہے کہ ماہرین نصاب نفسِ مضمون کی مختلف جماعتوں میں اس طرح تقسیم کریں کہ وہ طلبہ کی ذہنی سطح، عمر اور اہلیت سے مطابقت رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ نصاب میں شامل تعلیمی مواد میں تسلسل بھی قائم رہے۔ نصابی مواد کا انتخاب کرتے ہوئے ضروریات کی تکمیل، نسل کی بقا، بہتر سماجی روابط اور روزگار کی فراہمی کو مدِنظر رکھا جاتا ہے۔

3- تدریسی حکمت عملی (Teaching Methodology)

تدریسی مواد کے انتخاب کے بعد سب سے اہم مرحلہ اس تدریسی مواد کو احسن طریقے سے طلبہ تک پہنچانا ہے۔ اس کا اہم عنصر اساتذہ ہیں جو تدریسی مواد کو طلبہ تک منتقل کرتے ہیں اگر اس عمل میں تمام اجزا موجود ہوں مگر اساتذہ نہ ہوں تو تمام سکیمیں دھری کی دھری رہ جائیں۔

معلم مقاصد کی روشنی میں دیے گئے مواد کے مطابق سرگرمیوں کی تفصیلات طے کرتا ہے۔ اپنے اسباق کے اہم نکات مرتب کرتا ہے اور تدریسی معاونات فراہم کرتا ہے۔

نصاب ہی کے ذریعے اُستاد کو معلوم ہوتا ہے کہ مختلف درجوں کے بچوں کی انفرادی خصوصیات اور علمی معیار کے مطابق کون سا مواد ہے اور کس طریقے سے پڑھانا ہے۔ نصاب میں مواد کے علاوہ ان طریقوں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے جو موادِ تدریس کی موزوں اور مؤثر پیشکش میں معاون ہو سکتے ہیں۔ ان طریقہ ہائے تدریس میں طلبہ کے اختلافِ طبع، تدریسی مواد کی ضروریات اور مخصوص مقاصد کے حصول کی مناسبت سے تبدیلی کی گنجائش کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

تدریسی مواد اور تدریسی طریقہ لازم وملزوم ہیں۔ ان دونوں کو کسی طرح ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کے دوران دونوں اجزا کا تعلق طلبہ اور اساتذہ سے قائم رہتا ہے۔ مختلف اقسام کے تدریسی طریقے دریافت ہو چکے ہیں مثلاً تقریری طریقہ، بحث ومباحثہ کا طریقہ، مسئلی طریقہ، منصوبی طریقہ، ٹیم ٹیچنگ وغیرہ۔ کوئی بھی ایک طریقہ تدریس سو (100) فی صد درست یا بہترین نہیں ہوتا بلکہ مختلف طریقہ ہائے تدریس مختلف صورتوں میں بہتر ثابت ہو سکتے ہیں۔

4- جائزہ (Evaluation)

تعلیمی مقاصد، تدریسی مواد اور طریقہ ہائے تدریس کے بعد بچوں کے والدین، معاشرہ اور اساتذہ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ جن مقاصد کے لیے یہ سب تگ ودو کی گئی ہے ان کے حصول میں کہاں تک کامیابی ملی ہے۔ طلبہ نے دورانِ تعلیم سکول کی سہولتوں سے کیا فوائد حاصل کیے ہیں؟ عمل تدریس کا معیار کیا ہے؟ اور یہ موادِ نصاب طلبہ کے لیے کہاں تک سودمند ثابت ہوا ہے؟ نتائج کو جانچنے کے طریقے جائزے کے تحت آتے ہیں۔

نتائج عام طور پر وقوفی (Cognitive)، تاثراتی (Affective) اور مہارتی (Psychomotor) انداز میں جانچے جاتے ہیں۔ وقوفی کا تعلق معلومات اور علم سے ہوتا ہے۔ تاثراتی کا تعلق عادت اور رویوں کی تشکیل سے ہوتا ہے۔ مہارتی کا تعلق کسی ہنر کے اکتساب سے ہوتا ہے۔ ان تینوں پہلوؤں کا جائزہ نصاب، اساتذہ اور دیگر سہولتوں کو جانچنے میں مدد دیتا ہے۔

جائزہ ایک ایسی سرگرمی ہے جس سے حاصل کردہ نتائج طلبہ کے اکتساب میں خوبیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے کے علاوہ نصاب کی خوبیوں اور خامیوں کو بھی عیاں کرتے ہیں۔ جائزہ آئندہ نصاب سازی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور یوں نصاب سازی کے عمل کا اہم حصہ بن جاتا ہے۔

نصاب کے معیاری یا غیر معیاری ہونے کا اندازہ لگانے کے لیے طلبہ کے تعلم کا جائزہ لیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ مدارس میں رائج نصاب سے طلبہ نے کیا کچھ سیکھا ہے اور ان کی شخصیت میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں؟ تعلیم کے جن نتائج کا تعلق طلبہ کی اخلاقی، روحانی اور معاشرتی نشوونما سے ہے ان خصوصیات کا اظہار خاص خاص اوقات پر بھی ہوتا ہے مثلاً ایمانداری اور نیکی کے جذبے

کا اظہار مدرسے کے عام حالات میں تقریباً ناممکن ہے۔

جائزے کے لیے تعلیمی اداروں میں امتحانات کا ایک نظام رائج ہے جس کے تحت طے شدہ وقفوں سے امتحانات منعقد کر کے طلبہ کی حاصل کردہ معلومات اور مہارتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ جائزہ کے ذریعے حاصل کردہ نتائج نہ صرف طلبہ کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ ان کی مدد سے نفسِ مضمون میں شامل اجزا کے معیار کو پرکھنے اور طریقہ تدریس کو زیادہ بہتر بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

جائزہ کے لیے مشاہدہ، آزمائش، انٹرویو، عملی، زبانی، تحریری، معروضی اور موضوعی طریقہ کار استعمال کیے جاتے ہیں۔

نصاب کے مختلف اجزا کا باہمی تعلق

(Inter-relationship Between Elements of Curriculum)

تعلیمی مقاصد، درسی مواد، تدریسی طریقے اور جائزہ آپس میں مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک کڑی بھی غائب ہو تو نصاب نامکمل ہے۔

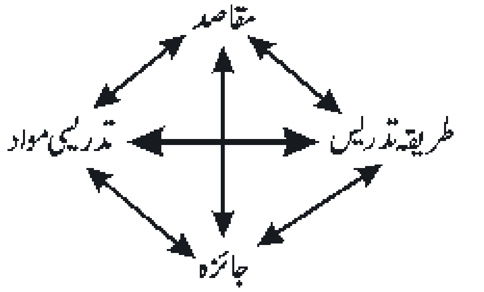

مقاصد کے مطابق تدریسی مواد کا تعین کیا جاتا ہے۔ مواد کی تکمیل تدریس کے ذریعے ہوتی ہے۔ تدریس کی تاثیر کو جانچنے کے لیے جائزہ لیا جاتا ہے۔ جائزہ کے نتیجے میں مقاصد کی تعمیرِ نو ہوتی ہے۔

کبھی سوچ اور عمل Backward/Forward نوعیت کی ہوتی ہے اور کبھی ہر ایک جزو کا تعلق باقی تینوں سے ہوتا ہے، مثلاً مقاصد کا تعلق باقی تین سے ہے۔ مقاصد ہوں تو درسی مواد کا انتخاب ہوتا ہے۔ مقاصد کی تکمیل کے لیے طریقہ تدریس اختیار کیا جاتا ہے اور جائزہ لیا جاتا ہے کہ نصاب اور تدریس کے مقاصد پورے ہوئے یا نہیں۔ اس طرح یہ چاروں اجزا آپس میں مربوط ہیں اور کسی ایک جزو میں خرابی طالب علم کی شخصیت پر بہت زیادہ اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

پاکستان میں نصاب کی تیاری (Preparation of Curriculum in Pakistan)

مُلک میں قومی سطح پر وفاقی وزارتِ تعلیم قائم ہے اس وزارت کے تحت شعبہ نصاب سازی (Curriculum Wing) کام کر رہا تھا۔ 18 ویں آئینی ترمیم کے بعد نصاب سازی کا اختیار صوبوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ اب یہ صوبوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک کی نصاب سازی کا کام سرانجام دیں۔ درسی کُتب کی طباعت اور معیاری کُتب کی فراہمی صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز کی ذمہ داری ہے۔

ٹیکسٹ بک بورڈز میں ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ مضامین مل کر نصاب کی روشنی میں درسی کُتب کی تیاری اور اشاعت کا فریضہ

سرانجام دیتے ہیں۔نصاب ہر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن(BISE) کو بھی بھیجا جاتا ہے تاکہ اس کے مطابق امتحان کا انعقاد کیا جاسکے۔

وزارتِ تعلیم (Ministry of Education)

وفاقی وزارتِ تعلیم قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق صوبوں کو احکامات جاری کرتی ہے۔صوبے اپنے صوبائی مراکز سے ماہرین نصاب کی زیرِنگرانی نصاب تیار کرواتے ہیں۔

صوبائی مراکز (Provincial Centres)

صوبائی مراکز اساتذہ اور ماہر مضامین کی کمیٹیاں بناتے ہیں۔

صوبائی کمیٹیاں (Provincial Committees)

صوبائی کمیٹیاں نصاب کا ڈرافٹ تیار کرتی ہیں جسے مجاز اتھارٹی کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

ٹیکسٹ بک بورڈز(Textbook Boards)

منظور شدہ نصاب کی روشنی میں ٹیکسٹ بک بورڈز کُتب تیار کرتے ہیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (Board of Intermediateand Secondary Education)

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن حتمی نصاب کی روشنی میں امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں اور طلبا و طالبات کو سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ اور انٹرمیڈیٹ سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔

مشقی سوالات

درج ذیل سوالوں کے جوابات وضاحت سے لکھیے۔

-1 نصاب کا مفہوم بیان کیجیے۔
-2 نصاب تعلیم میں کیا کیا سرگرمیاں اور تجربات شامل کیے جاتے ہیں؟
-3 نصاب کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ ان اجزائے ترکیبی کو وضاحت سے بیان کریں۔
-4 نصاب کے بنانے میں مقاصد تعلیم کیا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
-5 اجزائے ترکیبی نصاب میں ربط سے کیا مراد ہے؟
-6 اجزائے ترکیبی نصاب میں مقاصد نصاب، باقی اجزائے ترکیبی پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔
-7 درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔
-i مدرسے کے پیش نظر کون سی دو بنیادی باتیں ہوتی ہیں؟
-ii نصاب کے اجزا کے نام لکھیے۔

iii- تعلیمی مقاصد کا تعین کون کرتا ہے؟

iv- تدریسی مواد میں تبدیلی کس وجہ سے عمل میں آتی ہے؟

v- اجزائے نصاب کے مربوط ہونے سے کیا مراد ہے؟

vi- ٹیکسٹ بک بورڈ کا بنیادی کام کیا ہے؟

8- درج ذیل بیانات میں کچھ صحیح اور کچھ غلط ہیں۔ صحیح بیان کی صورت میں ''ص'' کے گرد اور غلط بیان کی صورت میں ''غ'' کے دائرہ لگائیے۔

i-	وزارتِ تعلیم کا شُعبہ نصابیات، نصاب کے مطابق کتابیں چھاپتا ہے۔	ص/غ
ii-	نصاب کے تین بنیادی اجزا ہیں۔	ص/غ
iii-	مضامین کے انتخاب کے بعد مقاصد متعین کیے جاتے ہیں۔	ص/غ
iv-	معلم مقاصد کی روشنی میں دیے گئے مواد کے مطابق سرگرمیوں کی تفصیلات طے کرتا ہے۔	ص/غ
v-	تدریسی مواد اور تدریسی حکمتِ عملی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔	ص/غ

9- درج ذیل جملوں میں خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- مدرسہ کے پیشِ نظر دو بنیادی باتیں ہوتی ہیں، طالب علم کی شخصیت کی ہمہ پہلو ترقی اور............کی اجتماعی ضروریات کی تکمیل۔

ii- ....بغیر تعلیم کا تصور ہی اُدھورا رہ جاتا ہے۔

iii- نصابِ تعلیم............کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

iv- نصاب کی وسعت کے حوالے سے ماہرینِ تعلیم نے نصاب کے............اجزائے ترکیبی بیان کیے ہیں۔

v- صوبائی نصاب کمیٹیاں، مرکزی وزارتِ تعلیم............کی ہدایات کی روشنی میں نصاب کا ڈرافٹ تیار کرتی ہیں۔

10- مندرجہ ذیل سوالوں میں ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیے گئے ہیں۔ صحیح یا موزوں ترین جواب کے سامنے دی ہوئی لائن پر ''✓'' کا نشان لگائیے۔

i- مدرسہ کے پیشِ نظر دو بنیادی چیزیں (یا اُمور) کیا ہوتی ہیں؟

ا۔ علم میں اضافہ اور بچوں کا امتحان۔ ....

ب۔ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور پیشہ کا انتخاب۔ ....

ج۔ طلبہ کی ہمہ پہلو ترقی اور معاشرے کی اجتماعی ضروریات کی تکمیل۔ ....

د۔ کھیلوں کا بندوبست اور ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد۔ ....

ii- نصاب کے چار اجزا ہوتے ہیں۔ بتائیے کون سے؟ ....

ا۔ مقاصد، امتحانات، ہم نصابی سرگرمیاں اور تدریس۔ ....

ب۔ مقاصد، طریقۂ تدریس، اساتذہ اور طلبہ۔ ....

ج۔ مقاصد، تدریسی مواد، طریقۂ تدریس اور جائزہ۔ ....

د۔ طریقۂ تدریس، تدریسی مواد، سمعی بصری معاونات اور جائزہ۔ ....

iii- ٹیکسٹ بک بورڈ کا کام:

ا۔ نصاب سازی ہے۔ ....

ب۔ نصاب کا جائزہ لینا ہے۔ ....

ج۔ نصاب کا ڈرافٹ منظور کرانا ہے۔ ....

د۔ نصابی کتب کی تیاری ہے۔ ....

iv- تعلیمی مقاصد کا تعین، مرکزی حکومت:

ا۔ آئین میں کرتی ہے۔ ....

ب۔ پنج سالہ منصوبے میں کرتی ہے۔ ....

ج۔ قومی تعلیمی پالیسی میں کرتی ہے۔ ....

د۔ نصاب کے ڈرافٹ میں کرتی ہے۔ ....

v- نصاب سازی کے عمل کے اجزا میں ایک ترتیب قائم ہے۔ درج ذیل میں سے کسی ایک میں وہ ترتیب موجود ہے۔ درست ترتیب والے جواب کی نشاندہی کیجیے۔

ا۔ تدریسی مواد، طریقۂ تدریس، جائزہ، مقاصد۔ ....

ب۔ مقاصد، جائزہ، تدریسی مواد، طریقۂ تدریس۔ ....

ج۔ مقاصد، تدریسی مواد، جائزہ، طریقۂ تدریس۔ ....

د۔ مقاصد، تدریسی مواد، طریقۂ تدریس، جائزہ۔ ....

vi- نصاب سازی کے عمل میں سب سے پہلا کام:

ا۔ نفسِ مضمون کا انتخاب ہے۔ ....

ب۔ مضمون کا انتخاب ہے۔ ....

ج۔ طلبہ کی صلاحیتوں کا جائزہ لینا ہے۔ ....

د۔ مقاصد کا تعین ....